حسب ذیل الفاظ میں کرتے ہیں:

(۱) اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے مولف کا ذہن بالکل پاک وصاف اور تجدد پسندی یا تجدد پرستی کے ''زہریلے جراثیم'' سے بالکل محفوظ ہے۔ انداز نگارش نہ صرف قرآن وحدیث اور اجماع کے بارے میں بلکہ ائمہ مجتہدین اور فقہائے امت کے حق میں بھی انتہائی عقیدت مندانہ اور مخلصانہ ہے، معاندانہ یا جارحانہ مطلق نہیں ہے۔

(۲) مولف تصنیف وتالیف خصوصاً ترتیب وتدوین قانون میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

(۳) جو اہم کام قدیم وجدید علوم کے محققین اور قانون کے ماہرین کے باہمی اشتراک عمل سے کرنے کا تھا، وہ کام تنہا مولف نے ایک حد تک نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔'' (مقالات ص ۱۷۵ تا ۲۰۴)

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

دیوبندی بریلوی اختلاف سے متعلق استفسار پر جواب:

''میرے لیے ''دیوبندی بریلوی اختلاف'' کا لفظ ہی موجب حیرت ہے۔ آپ سن چکے ہیں کہ شیعہ سنی اختلاف تو صحابہ کرام کو ماننے یا نہ ماننے کے مسئلہ پر پیدا ہوا اور حنفی وہابی اختلاف ائمہ ہدیٰ کی پیروی کرنے نہ کرنے پر پیدا ہوا، لیکن ''دیوبندی بریلوی اختلاف'' کی کوئی بنیاد میرے علم میں نہیں ہے، اس لیے کہ یہ دونوں فریق امام ابوحنیفہ کے ٹھیٹھ مقلد ہیں۔ عقائد میں دونوں فریق امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی کو امام ومقتدا مانتے ہیں۔ تصوف وسلوک میں دونوں فریق اولیاء اللہ کے چاروں سلسلوں قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی میں بیعت کرتے کراتے ہیں۔

الغرض یہ دونوں فریق اہل سنت والجماعت کے تمام اصول وفروع میں متفق ہیں۔ صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین کی عظمت کے قائل ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے مقلد اور مجدد الف ثانی اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تک سب اکابر کے عقیدت مند ہیں اور اکابر اولیاء اللہ کی کفش برداری کو سعادت دارین جانتے ہیں۔ اس لیے ان دونوں کے درمیان مجھے اختلاف کی کوئی صحیح بنیاد نظر نہیں آتی۔ تاہم میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ ان کے درمیان چند امور میں اختلاف ہے، اس لیے میں کسی فریق کا نام لیے بغیر قرآن وسنت اور فقہ حنفی کی تصریحات کی روشنی میں ان کے مختلف فیہ مسائل کے بارے میں اپنا نقطہ نظر پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔'' (''اختلاف امت اور صراط مستقیم''، ص ۳۷، ۳۸)

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کی وفات پر تعزیتی تحریر:

''حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان واصل بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے فارغ التحصیل، حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ اور حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے شاگرد تھے۔ قرآنی علوم کا استفادہ شیخ وقت حضرت اقدس مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں (تلمیذ رشید حضرت گنگوہیؒ) سے کیا۔......ان کا لقب ''شیخ القرآن'' تھا۔ پاکستان میں وہ واحد شخصیت تھے جو اس لقب سے معروف تھے اور یہ ایک ایسا امتیاز ہے جو ان کے کسی دوسرے معاصر کو نصیب نہیں ہوا۔ مولانا کے مآثر میں ان کی تفسیر ''جواہر القرآن'' تین جلدوں

میں یادگار ہے جسے انھوں نے اپنے شیخ حضرت مولانا حسین علیؒ کے افادات کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ ان کے بعض نکات سے علماء کو اختلاف ہوسکتا ہے اور ہے، مگر اس میں شک نہیں کہ یہ ایک بڑی خدمت تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان سے لی۔'' (''شخصیات وتاثرات''، شائع کردہ مکتبہ لدھیانوی، کراچی، طبع ۱۹۹۵ء، ص ۱۷۵، ۱۷۶)

مولانا محمد اسحاق سندیلوی صدیقیؒ کی وفات پر ماہنامہ ''بینات'' (ربیع الاول ۱۴۰۴ھ، جنوری ۱۹۸۴ء) میں تعزیتی مضمون سے اقتباس:

''۱۹۸۳ء (۱۴۰۳ھ) میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین (چکوال) نے ۶۱۲ صفحے کی ایک ضخیم کتاب ''مولانا محمد اسحاق سندیلوی (کراچی) کا مسلک اور خارجی فتنہ (حصہ اول)'' کے نام سے تحریر فرمائی جس میں پوری صراحت ووضاحت کے ساتھ دلائل واقتباسات کی روشنی میں مولانا مرحوم کو اس ناصبی تحریک کا قائد ثابت کیا گیا۔......

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب زید مجدہم کے بعض تفردات سے ہمیں بھی اختلاف ہے اور ان کی جن عبارتوں کی حضرت قاضی صاحب نے نشان دہی کی ہے، انھیں لائق اصلاح سمجھتے ہیں، لیکن ان کے علم وفضل، زہد وتقویٰ اور شرف وعظمت کے بارے میں ہمارے دل میں کبھی وسوسہ بھی پیدا نہیں ہوا۔...... خلاصہ یہ کہ حضرت قاضی صاحب کے پیش کردہ اہل حق کے موقف ومسلک سے ہمیں نہ صرف اتفاق ہے، بلکہ یہی ہمارا عقیدہ وایمان ہے، لیکن موصوف نے حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کے خلاف جس درشتی وتندی کا اظہار کیا ہے، ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے۔

اب اگر مولانا محترم اس شدت سے قطع نظر کر کے اصلاح طلب امور کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں تو یہ ان کی للٰہیت وبے نفسی کا کمال ہوگا اور اگر وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہیں تو قلم ان کے ہاتھ میں بھی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سبائیت وخارجیت کے طفیل میں اہل سنت کے دو بڑے بزرگوں کے درمیان ایک اور ''جنگ صفین'' برپا ہوگی۔''

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی

دیوبندی بریلوی اختلافات کی نوعیت اور باہمی مصالحت کے ضمن میں نقطہ نظر:

''دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر کے درمیان جو خلیج بڑھتی جا رہی ہے، اسے کم بلکہ ختم کرنے کی راہ تلاش کی جائے۔...... میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ عقائد کے باب میں دونوں مکاتب فکر کا اختلاف بڑی حد تک صرف تعبیر اور الفاظ کا اختلاف ہے۔ حقیقت میں ایسا کوئی اختلاف عقائد کے باب میں نہیں ہے جس کی بنا پر ایک دوسرے کو گمراہ یا فاسق قرار دیا جائے۔ ہاں، بہت سے اعمال میں یہ اختلاف ضرور ہے کہ ہم انھیں بدعت کہتے ہیں اور ان کے نزدیک وہ بدعت میں داخل نہیں۔......

ہمارے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی زندگی کے آخری کئی سال اس کوشش میں صرف فرمائے ہیں اور میں بھی کئی سال سے اس کاوش میں لگا ہوا ہوں۔ چنانچہ میرے اور مولانا [محمد شفیع] اوکاڑوی صاحب کے درمیان طے ہوا کہ وہ اور ہم اپنے اپنے رفقاء اور اہل علم سے رابطہ کر کے اس میں پیش رفت کریں